بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۵

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۳ اخاء ۱۳۴۳ ہش ۲۶ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ ۳ اکتوبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۳۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲ر اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی ۔ رات نیند آگئی ۔ اس وقت طبیعت ٹھیک ہے ۔ کل حضور نے دو احباب کو شرفِ ملاقات بخشا ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

جہاں تک بس چل سکے بدیوں سے بچنے اور تقویٰ و طہارت حاصل کرنے کے لئے تدابیر کرتے رہو

بدعادتوں اور بدصحبتوں کو قطعاً ترک کردو ۔ اِس کیلئے اَنتھک کوشش کرو اور ہرگز سُستی نہ دکھاؤ

"یہ ضروری اور بہت ضروری ہے خصوصاً ہماری جماعت کے لئے جس کو اللہ تعالےٰ نے نمونہ کے طور پر انتخاب کیا ہے کیونکہ وہ چاہتا ہے کہ آنے والی نسلوں کے لئے یہ جماعت ایک نمونہ ٹھہرے ۔ کہ جہاں تک ممکن ہو بدصحبتوں اور بدرفیقوں اور دوستوں سے پرہیز کرے جو اُس کی روحانیت پر بُرا اثر ڈالتے ہیں اور اپنے آپ کو نیکی کی طرف لگائے اور اپنے ہر ایک فعل اور حرکت و سکون میں نگاہ رکھے کہ وہ اِس کے ذریعے سے دوسروں کے لئے ایک ہدایت کا نمونہ قائم کرتا ہے یا کہ نہیں ۔ اس مقصد کے حاصل کرنے کے واسطے جہاں تک تدبیر کا حق ہے تدبیر کرنی چاہیئے اور کوئی دقیقہ تدبیر کا فروگذاشت نہیں کرنا چاہیئے کہ جس سے بُری صحبت اور بدمجلس اور خراب عادات سے اپنے آپ کو بچاوے ۔ یاد رکھو تقوےٰ اور نیکی کے حصول کے لئے تدابیر میں لگا رہنا بھی ایک مخفی عبادت ہے ۔ اِس کو حقیر مت سمجھو ۔ جب انسان اس کوشش میں لگا رہتا ہے تو سنت اللہ یہی ہے کہ اس کیلئے کوئی نہ کوئی راہ کھول دی جاتی ہے جو بدیوں سے بچنے کی راہ ہے لیکن جو شخص بدیوں سے بچنے کی اور نیکی کو عمل میں لانے کی تدبیر نہیں کرتا سمجھو کہ وہ بدیوں پر راضی ہوگیا ۔ ایسے آدمی سے اللہ تعالےٰ الگ ہوجاتا ہے ۔ پھر بدی کا چھوڑنا بھی اُس کے لئے ناممکن ہوجاتا ہے ۔

مَیں سچ کہتا ہوں کہ جب انسان نفسِ امّارہ کے پنجے میں گرفتار ہونے کے باوجود بھی تدبیروں میں لگا رہتا ہے تو اُس کا نفسِ امّارہ خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے امّارگی سے نکل کر لوّامہ ہوجاتا ہے اور ایسی قابلِ قدر تبدیلی پا لیتا ہے کہ یا تو وہ امّارہ تھا جو لعنت کے قابل تھا یا اُس کو اب یہ شرف حاصل ہوجاتا ہے کہ خدا تعالےٰ بھی اس کی قسم کھاتا ہے ۔ یہ کوئی تھوڑا شرف نہیں ہے کیونکہ یا تو پہلے امّارہ تھا کہ بدیوں کی طرف کھینچتا تھا اور سوائے بدی کے اُسے کچھ اور سوجھتا ہی نہ تھا یا وہی نفس اب بدیوں پر ملامت کرنے لگ گیا ۔ گویا اب اس کی جنگ شروع ہوگئی ، کبھی غالب ہوتا ہے کبھی مغلوب ۔ ایک فعلِ بد کا ارتکاب کرتا ہے تو پھر اس پر پچھتاتا ہے اور سوچتا ہے اس کی تلافی کیونکر ہو اور چونکہ فعلِ بد پر وہ ملامت کرتا ہے اس لئے اس کا نام لوّامہ ہوجاتا ہے ۔ خدا تعالےٰ نے بھی اسی لئے اس کی قسم قرآن مجید میں کھائی ہے کیونکہ یہ اپنی حالت سے خدا تعالےٰ کی طرف ایک رجوع ظاہر کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ قربِ الٰہی اسے حاصل ہو ۔ غرض حقیقی تقوےٰ اور طہارت حاصل کرنے کے واسطے اوّل یہ ضروری شرط ہے کہ جہاں تک بس چل سکے تدابیر بدیوں سے بچنے اور نیکی و تقوےٰ و طہارت حاصل کرنے کیلئے برابر کرتے رہو ۔ بدعادتوں ، بدصحبتوں کو قطعاً ترک کردو بلکہ اُن مقامات کو بھی بالکل چھوڑ دو جو اِس قسم کی تحریکوں کا موجب ہوسکیں ایسا نہ ہو کہ اس کی لپٹ تم کو بھی لگ جاوے ۔ جس قدر تمہارا امکان ہے کوشش کرو اور اَنتھک کوشش کرو اور ہرگز سستی نہ کرو ۔" (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیّہ

● ربوہ ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید نے دعا کی حسب ذیل تحریک فرمائی ہے ۔ آپ رقم فرماتے ہیں :

"ہمارے نہایت مخلص دوست مکرم شیخ امری عبیدی صاحب وزیر تعمیرات و ثقافت لیے حکومت ٹانگانیکا کچھ عرصہ سے بیمار ہیں اور آج کل جرمنی میں زیر علاج ہیں ۔ حالیہ رپورٹیں جو ان کے بارے میں موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلا ہے کہ صحت کی رفتار تسلی بخش نہیں ۔ بعض اوقات افاقہ محسوس ہوتا ہے ۔ لیکن پھر طبیعت زیادہ خراب ہوجاتی ہے ۔

میں احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ شیخ امری عبیدی صاحب کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں تا کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد سے جلد شفا عطا فرمائے اور وہ صحت یاب ہو کر اپنے وطن کو واپس لوٹیں ۔ آمین"

● محترم امیر صاحب جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ اعلان فرماتے ہیں کہ :-

ضلع سیالکوٹ کے عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اور زعماء مجالس انصار اللہ کا مشترکہ تربیتی اجتماع مورخہ ۱۰-۱۱ر اکتوبر ۱۹۶۴ء بروز ہفتہ اتوار جامعہ احمدیہ سیالکوٹ شہر میں منعقد ہوگا مرکز سے محترم صدر صاحبان مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد مکرم ناظر صاحب بیت المال اور متعدد دیگر علمائے کرام تشریف لاکر اجتماع میں شرکت فرمائیں گے ۔ علاوہ ازیں مکرم ثاقب صاحب زیروی بھی لاہور سے تشریف لا رہے ہیں ۔

ضلع سیالکوٹ کی جماعت ہائے احمدیہ اور مجالس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ کے عہدہ داران اور دیگر احباب اس اجتماع میں ضرور شامل ہوں ۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے ذمہ ہوگا ۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ ۔ اکتوبر ۶۲ء

خوفِ خدا

نیشنل پریس ٹرسٹ کے چیئرمین جناب اختر حسین نے ایک انٹرویو میں کہا ہے:۔

"ہمارے افسروں میں بھی تبدیلی آرہی ہے لیکن مکمل تبدیلی اس وقت آئے گی جب ان میں خدا کا خوف پیدا ہوگا خدا کا خوف پیدا کرنے کے لئے شارٹ ٹریننگ کی میعاد کافی نہیں ہوگی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جن لوگوں کو اختیارات سونپنے کے لئے منتخب کیا جائے ان کے متعلق انتخاب کے وقت ہی اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ ان میں خدا کا خوف کتنا ہے۔ اس سلسلہ میں اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ ہے کہ منتخب کرنے والوں میں بھی خدا کا خوف ہونا ضروری ہے ورنہ بہتر نتائج کی توقع نہیں کی جاسکتی"۔

(نوائے وقت یکم اکتوبر ۶۲ء صہ)

یہ بات ایسی ہے جس کو اخلاقی زندگی کی گویا بنیاد کہنا چاہیئے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ دنیا میں اس وقت تک امن قائم نہیں ہوسکتا جب تک دنیا کے بڑے چھوٹے ملکوں کے کام چلانے والوں کے دلوں میں خوفِ خدا نہ پیدا نہیں ہوتا۔ اس وقت دنیا میں جو بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور فرد کو فرد سے اور قوم کو قوم سے جو اعتماد اٹھ گیا ہے تو اس کی وجہ حقیقی یہی ہے کہ دنیا کے دل سے خوفِ خدا اٹھ گیا ہے۔ اگر کسی کے دل میں خوفِ خدا پیدا ہو جائے تو وہ ظلم وستم پر ہاتھ اٹھا ہی نہیں سکتا۔ اگر انسان کو یقین ہو کہ جو کام وہ کرتا ہے اس کی پرسش ہونے والی ہے تو وہ فسق و فجور کے نزدیک بھی نہ پھٹکے۔

چونکہ اخلاقی زندگی کی بنیاد خوفِ خدا ہی ہے اسی لئے اسلامی تعلیمات کی بنیاد بھی خوفِ خدا پر ہی رکھی گئی ہے۔ قرآن کریم میں جتنا زور تقویٰ اللہ یعنی خوفِ خدا پر دیا ہے اور کسی بات پر نہیں دیا۔ تقویٰ اللہ ہی ہر نیکی کی جڑ ہے۔ باقی تمام نیکیاں اور معروف اسی کی شاخیں ہیں۔ چنانچہ شروع ہی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین۔ قرآن کریم کی تعلیمات منقول یعنی خوفِ خدا رکھنے والوں کے لئے ہدایت ہیں۔ جس کے دل میں خوفِ خدا نہیں وہ ان تعلیمات سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ نماز قائم کرنا، فی سبیل اللہ اپنی کمائی صرف کرنا بے شک بڑی قربانی ہے لیکن اگر دل میں خوفِ خدا نہ ہو تو یہ اعمال کوئی قیمت نہیں رکھتے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ موردِ غضبِ الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جاوے پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے۔ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے اور زبانی دعوے کرتی ہے وہ غنی ہے وہ پرواہ نہیں کرتا۔ بدر کی فتح کی پیشگوئی ہو چکی تھی ہر طرح فتح کی امید تھی لیکن پھر بھی ...... آنحضرت صلعم رو رو کر دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے تو پھر ضرورتِ الحاح کیا ہے؟ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ وہ ذات غنی ہے یعنی ممکن ہے کہ وعدۂ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں"۔

(ملفوظات جلد اوّل صہ۱۱)

اس کے آگے آپ فرماتے ہیں:۔

"پس ہمیشہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہاتِ دنیا سے آزاد کرکے اس کے کاموں کا خود متکفل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا ومن یتق اللہ یجعل لہٗ مخرجًا ویرزقہ من حیث لا یحتسب (س ۲۸) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں۔ یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دوکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام ہی نہیں چل سکتا۔ اس لئے وہ دروغ گوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کے لئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں۔ خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا اور اسے ایسے موقع سے بچا لیتا ہے جو خلافِ حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔ جب رحمان نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔

یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے۔ وہ بڑی طاقت والا ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کروگے وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہٗ (س ۲۸) لیکن جو لوگ ان آیات کے پہلے مخاطب تھے۔ وہ اہلِ دین تھے ان کی ساری فکریں محض دینی امور کے لئے تھیں اور دنیوی امور حوالہ بخدا تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلّی دی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ غرض برکاتِ تقوےٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے جو دینی امور کے حارج ہوں"۔

(ایضاً صہ۱۲)

متفرقات

اتنا نہ بے قرار ہو فتح وشکست کے لئے
فتح وشکست ہیچ ہے مستِ الست کے لئے
کوئی نگاہ نگاہ میں ساقیا پی گیا ہے کیا
راز ہے میکدے میں ہر بادہ پرست کے لئے

اسی دنیا میں جنت بن رہی ہے
خدا کی بادشاہت بن رہی ہے
خردمندوں سے جاکر کوئی کہہ دے
خردمندی حماقت بن رہی ہے

پیشِ ساقی نہ شیخ جی بولے
ساری شیخی پہ پڑ گئے اولے
آدمی کو یہی مناسب ہے
بولے پھر۔ پہلے بات کو تولے

تنویر

حضرت قمر الانبیاءؓ کے دو عظیم الشان علمی کارنامے

ذاتِ باری تعالیٰ کے عرفان اور حضرت سید المرسلینؐ کی سیرت پر گراں قدر تصانیف کی اشاعت

مسعود احمد خان دہلوی

(۴)

"سیرۃ خاتم النبیینؐ" کی کامیابی اور اس کے مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اسے اُس مقدس وجود نے جسے خدا تعالیٰ نے خود علوم ظاہری و باطنی سے پُر فرمایا ہے اور جس نے آنے کو استعارہ کے رنگ میں خود اپنا آنا قرار دیا ہے یعنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سندِ قبولیت عطا فرمائی۔ چنانچہ جب "سیرۃ خاتم النبیینؐ" حصہ دوم شائع ہوئی تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پر ریویو کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس سال ایک کتاب سلسلہ کی طرف سے بیش قیمت شائع ہوئی ہے جس کا نام "سیرۃ خاتم النبیینؐ" حصہ دوم" ہے جو میاں بشیر احمد صاحب کی تصنیف ہے۔ میں نے اس کا بہت سا حصہ دیکھا ہے اور اس کے متعلق مشورے بھی دیتے رہا۔ میں سمجھتا ہوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جتنی سیرتیں شائع ہو چکی ہیں ان میں سے یہ بہترین کتاب ہے۔ اس تصنیف میں اُن علوم کا بھی پرتَو ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ حاصل ہوئے۔ اس کے ذریعہ انشاء اللہ اسلام کی تبلیغ میں بہت آسانی پیدا ہو جائیگی۔"

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت جیسے پاکیزہ بے نظیر کتاب کا شائع ہو کر منظرِ عام پر آنا تھا کہ ملک کے علمی حلقوں میں ایک دھوم مچ گئی۔ ملک کے نو تعلیم یافتہ سربرآوردہ حضرات اور علماء و فضلاء سب نے ہی اسے سیرت کی بہترین کتاب قرار دیا اور ایسی بے نظیر کتاب تصنیف فرمانے پر حضرت قمر الانبیاء کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔ مثال کے طور پر میں بعض سربرآوردہ حضرات کی آراء پیش کرتا ہوں۔ سیٹھ عبداللہ ہارون مرحوم ایم ایل اے کراچی نے لکھا

"میری رائے میں اس زمانہ میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کی کتابیں تصنیف کی گئی ہیں "سیرۃ خاتم النبیین" ان میں سے یہ ایک بہترین کتاب ہے۔ امید ہے کہ یہ کتاب مسلمانانِ ہند کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔"

اور نواب سر سکندر حیات خان مرحوم سابق وزیر اعظم پنجاب نے اسے بڑی بھاری خدمت قرار دیتے ہوئے لکھا:۔

"سیرت خاتم النبیینؐ کی تکمیل غیر مذاہب تک سرور کائناتؐ کے صحیح معاشرتی و انتظامی حالات واضح کرنے کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی انشاء اللہ۔ بالخصوص اُن بے بنیاد الزامات جن کے متعلق اکثر غیر مسلم بوجہ ناواقفیت یا تعصب بے جا نکتہ چینی کرنے کے عادی ہیں ان کے متعلق نہایت خوبی اور وضاحت سے تاریخی واقعات کا حوالہ دے کر مسکت جواب دیا گیا ہے۔ اگر اس کتاب کا ترجمہ انگریزی اور یورپ کی دیگر زبانوں میں ہو جائے تو میرے خیال میں اسلام کی ایک بڑی بھاری خدمت ہوگی۔"

اور جناب مولوی الف دین صاحب ایڈووکیٹ لاہور ہائیکورٹ نے "سیرۃ خاتم النبیینؐ" کو سیرۃ کی جملہ کتابوں کے بالمقابل "گلِ سر سبد" قرار دیتے ہوئے حضرت قمر الانبیاء کو ان الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے لکھا:۔

"عہد حاضر میں سیرۃ پر کئی کتابیں لکھی گئی ہیں اور حق یہ ہے کہ "ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است" مگر اس کتاب کی نسبت جو نہایت محنت اور جانفشانی سے لکھی گئی ہے اگر یہ کہا جائے کہ "گلِ سر سبد" ہے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ خدائے بلند و برتر نوجوان میرزا کی ہمت میں برکت دے کہ انہوں نے اس مبارک تالیف سے اسلام اور اسلامیوں کی ایک اہم خدمت سرانجام دی ہے۔"

یہ تو تھیں ملک کے نو تعلیم یافتہ طبقہ کے چند سربرآوردہ حضرات کی آراء اب ذرا طبقہ علماء کی بعض آراء پیش کی جاتی ہیں۔

مولانا سید سلیمان ندوی نے جو خود سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر متعدد ضخیم جلدوں کے مصنف ہیں سیرۃ خاتم النبیینؐ کا مطالعہ کرنے کے بعد حضرت قمر الانبیاء کی خدمت میں شکریہ کا ایک خط ارسال کرتے ہوئے لکھا:۔

"سیرت خاتم النبیینؐ" کی جلد دوم موصول ہوئی شکریہ۔ مباحث ضروریہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس خدمت کی جزائے خیر دے اور مزید سعادت عطا فرمائے۔ اختلاف و اتفاق کی بحث الگ ہے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ آپ نے اپنی اس تصنیف پر محنت اٹھائی ہے۔"

اب ذرا ایک مشہور دینی مجلہ کی رائے بھی سنئے۔ میری مراد ندوۃ المصنفین اعظم گڑھ کے مشہور و معروف رسالہ "معارف" سے ہے اُس نے سیرۃ خاتم النبیینؐ حصہ دوم پر ریویو کرتے ہوئے لکھا:۔

"سیرۃ خاتم النبیینؐ" قادیان کی احمدیہ جماعت کی جانب سے آنحضرت صلعم کی سیرۃ میں شائع ہوئی ہے۔ اس کا حصہ دوم زیر نظر ہے۔ جس میں آپؐ کی مدنی زندگی ۵ھ تک پیش کی گئی ہے۔ کتاب کا نمایاں وصف مستشرقین اور غیر مسلم مورخین کے اعتراضات کا رد ہے ..... اس میں شبہ نہیں کہ کتاب محنت اور کوشش سے لکھی گئی ہے۔"

نیز اخبار "سچ" لکھنؤ نے جو مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی کی زیر ادارت شائع ہوتا تھا ان الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ اس نے لکھا:۔

"سیرۃ خاتم النبیینؐ حصہ دوم بہت مفصل و مشرح ہے اور اس میں علاوہ واقعاتِ تاریخی کے مسائل کا حصہ بھی کثرت سے آ گیا ہے۔ قانون، ازدواج و طلاق، غلامی، تعدد ازدواج، جہاد وغیرہ کے مباحث خصوصاً مفصل ہیں اور انگریزی خواں نوجوانوں کے حق میں مفید۔ معجزات پر بھی شافی بحث ہے ...... اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان مسائل پر بحث کرتے وقت مصنف کا قلب تحقیقاتِ فرنگ سے مرعوب و دہشت زدہ نہیں معلوم ہوتا جیسا کہ بد قسمتی سے اکثر متکلمین حال کا حال ہے ..... سرور کائناتؐ کی ذاتِ پُر جمال تو وہ ہے جس نے خدا معلوم کتنے بیگانوں تک کے دلوں کو موہ لیا ہے۔ اہل قادیان تو بہرحال کلمہ گو ہیں ان کے کسی مصور کے قلم نے اگر اس حسین و جمیل کی ایسی دلکش تصویر تیار کر دی ہے تو اس پر حیرت بے محل ہے۔"

سیرۃ خاتم النبیینؐ کے متعلق مسلم زعماء و فضلاء اور نامور دینی اخباروں کی آراء پیش کرنے کے بعد اب میں آپ بیتی کے رنگ میں ایک واقعہ بیان کرتا ہوں جو اس امر پر شاہد ناطق ہے کہ حضرت قمر الانبیاء کی اس بے نظیر تصنیف نے کس طرح ہر خاص و عام کو اپنا گرویدہ بنایا اور کس طرح سب ہی دلوں پر اپنی بے نظیری کا سکہ بٹھایا۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد اپنے آٹھ سالہ قیامِ لاہور کے دوران میری صاحب سلامت ایک مشہور اہلحدیث صاحب قلم سے ہو گئی وہ کئی کتابوں کے مؤلف و مصنف اور مترجم ہیں احمدیت کے خلاف اُن کے تعصب کا یہ عالم ہے کہ وہ احمدیوں کے ساتھ ملاقات کے وقت انہیں مسنون طریق پر السلام علیکم کہنا جائز نہیں سمجھتے۔ جب بھی ملتے "آداب عرض" اور "تسلیمات" کہنے پر ہی اکتفا کرتے۔ ایک دن باتوں ہی باتوں میں کہنے لگے کہ مجھے آپ کے سلسلہ کی دو کتابیں بہت پسند ہیں ایک سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی "شرح بخاری" اور دوسرے مرزا بشیر احمد صاحب کی "سیرۃ خاتم النبیینؐ"۔ اس کے بعد بتایا کہ سیرۃ خاتم النبیینؐ پڑھنے کا کیسے اتفاق ہوا۔ کہنے لگے مجھے ایک علمی تحقیق کے ضمن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر ایک ایسی کتاب کی تلاش تھی جس میں مستشرقین کے اعتراضات کا مدلل طریق پر جواب بھی دیا گیا ہو۔ تلاش بسیار کے بعد بھی جب کوئی ایسی کتاب نہ ملی۔ تو میں نے ملک کے ایک نامور اخبار نویس اور مؤلف و مصنف سے کہا کہ وہ کسی ایسی کتاب کا پتہ دیں۔ انہوں نے بلا تامل جواب دیا مرزا بشیر احمد ایم۔ اے کی کتاب سیرۃ خاتم النبیینؐ پڑھو۔ میں نے کہا کون مرزا بشیر احمد؟ وہ بولے ارے بھئی! وہی خلیفہ قادیان مرزا بشیر الدین محمود احمد کے چھوٹے بھائی! قادیان کا نام سنتے ہی میں نے کانوں کو ہاتھ لگائے اور کہا کہ قادیانی کی کتاب کو تو میں ہاتھ بھی نہ لگاؤں گا۔ اس پر انہوں نے کہا مرزا بشیر احمد کی کتاب کے سوا تمہیں دنیا کے پردہ پر سیرت کی کوئی اور کتاب

ایسی نہیں ملے گی جس میں مستشرقینِ یورپ کے اعتراضات کے اتنے مدلّل معقول اور مسکت جواب دئے گئے ہوں۔ یہ جواب سُن کر میں بہت حیران ہُوا پھر کیا تھا دل میں سیرۃ خاتم النبیینؐ پڑھنے کا شوق چٹکیاں لینے لگا۔ بالآخر بمشکل ایک نسخہ حاصل کرنے کے بعد اُس سے استفادہ کرکے ہی دم لیا۔

الغرض یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ حضرت قمر الانبیاءؓ نے سیرۃ خاتم النبیینؐ تصنیف فرما کر ایک ایسی اہم علمی خدمت اور رفیع الشان کارنامہ سرانجام دیا ہے کہ اپنے اور پرائے سب آپ کے اس کارنامہ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ بلاشبہ محترم جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کے یہ الفاظ ایک زندہ حقیقت اور بہت بڑی صداقت کے آئینہ دار ہیں۔ موصوف نے لکھا ہے کہ :-

"واقعہ یہ ہے کہ جس طرح تمام انبیائے کرام علیہم السّلام میں میرے پیارے آقا علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا درجہ اور مرتبہ اعلیٰ اور ارفع ہے۔ بالکل ٹھیک اِسی طرح حضور علیہ السّلام کی تمام موجودہ سوانح عمریوں میں "سیرۃ خاتم النبیینؐ" کا درجہ اور مرتبہ سب سے اعلیٰ اور ارفع ہے اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی بھی سوانح عمری "سیرۃ خاتم النبیینؐ" کے درجہ کو نہیں پہنچتی"۔

(الفضل ۲۴ جولائی ۱۹۶۴ء)

حضرت قمر الانبیاءؓ کے اِس عظیم الشان علمی کارنامہ کو تصوّر میں لاکر جہاں دل مسرّت سے بھر جاتا ہے اور آپ کی بلندئ درجات کے لئے بے اختیار دل سے دعائیں نکلنے لگتی ہیں وہاں یہ بات بھی ایک گونہ خلش کا باعث بنے بغیر نہیں رہتی کہ حضرت قمر الانبیاءؓ نہایت اہم دینی اور جماعتی اور علمی کاموں میں انہماک کے باعث اِس مہتم بالشان تصنیف کو اپنی زندگی میں مکمل نہیں فرما سکے۔ اگرچہ آپ نے بے انتہا مصروفیتوں اور بیماری کے ایک طویل سلسلہ کے باوجود اس کی تین جلدیں جو گیارہ صد سے بھی زیادہ صفحات پر مشتمل ہیں شائع فرمائیں تاہم ان گیارہ صد سے بھی زائد صفحات میں صرف ۶ ھ تک کے واقعات ہی قلمبند ہو سکے۔ آپ نے باقی حصّہ کی فہرست مضامین مرتب کرکے اسے الفضل میں شائع کرا دیا تھا۔ اب اس بقیہ حصّہ کو مکمل کرنا جماعت کے علماء اور دیگر اہلِ قلم حضرات کا فرض ہے۔ اِسی طرح "ہمارا خدا" اور "سیرۃ خاتم النبیینؐ" ہر دو کتب کا انگریزی اور یورپ کی دوسری زبانوں میں ترجمہ ہونا بھی ازبس ضروری ہے اس کے بغیر وہ اصل غرض جس کے ماتحت یہ کتابیں لکھی گئی تھیں پوری نہیں ہو سکتی۔ دہریت کے خلاف دلائل اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ مقدسہ پر مستشرقین یورپ کے اعتراضوں کے جوابوں کا اہلِ مغرب تک پہنچنا ازبس ضروری ہے اور یہ جبھی ہو سکتا ہے کہ ان ہر دو کتب کے یورپی زبانوں میں تراجم شائع کرکے انہیں مغربی ممالک میں پھیلایا جائے۔

بہرحال حضرت قمر الانبیاءؓ کے یہ دو علمی کارنامے ہی کہ آپ نے اللہ تعالےٰ کی ذات اور اس کی صفات نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے متعلق مایۂ ناز کتب تصنیف فرمائیں اتنے عظیم الشان ہیں جن سے آپ کے مقام کی رفعت آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ خدا تعالےٰ نے اپنے الہامات کے ذریعہ آپ کے مقام اور علمی کارناموں کے متعلق جو بشارت دی تھی اُسے ہم نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھا ہے۔ خوش قسمت ہیں ہم کہ ہم نے سیّدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وجود میں بھی آسمانی نشانوں کو بارش کے قطروں کی طرح برستے اور پورا ہوتے دیکھا۔ میں نے تو حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے صرف دو علمی کارناموں کے ذکر پر ہی اکتفا کیا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ آپ نے تاریخِ اسلام، تاریخِ احمدیت، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ کے علاوہ تعلیم و تربیت، تبلیغ، احادیثِ نبوی کی تشریح قرآنی آیات کی تفسیر، اخلاق، معاشیات، اقوامِ عالم کی سیاسی امور میں رہنمائی اور دیگر بیشمار علمی، دینی اور تاریخی موضوعات پر نہایت گرانقدر کتب اور بیشمار مضامین رقم فرمائے ہیں اور ایک ایسا علمی خزانہ اپنی یادگار چھوڑا ہے جو رہتی دنیا تک اپنے مخصوص انداز میں تشنگانِ علم و معرفت کو سیراب کرتا چلا جائیگا اور اس کی بدولت تحقیق و تدقیق کی نئی راہیں کھلتی چلی جائیں گی اور جماعت احمدیہ کے افراد علم و معرفت میں کمال حاصل کرتے چلے جائینگے یہاں تک کہ دنیا حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اِس پیشگوئی کو تمام و کمال پورا ہوتے دیکھ لے گی کہ :-

"میرے فرقے کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اِس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا، یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا ...... اے سُننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا"۔

(تجلیاتِ الٰہیہ)

سیّدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقدس وجود اور ان کے عظیم الشان علمی کارنامے اِس حقیقت پر گواہ ہیں کہ یہ پیشگوئی ان کے وجودوں میں نہایت مہتم بالشان طریق پر پوری ہوئی ہے اور جماعت کے حق میں آئندہ بھی پوری ہوتی چلی جائے گی یہاں تک کہ ہر ایک قوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے جاری کردہ چشمے اور اُس چشمہ سے حضرت المصلح الموعود اور حضرت قمر الانبیاءؓ کی نکالی ہوئی نہروں سے سیراب ہوگی اور اس طرح سیراب ہوگی کہ یہ دنیا ایک سرسبز و شاداب چمنستان روحانیت کا منظر پیش کرنے لگے گی۔ یہ خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے جو پوری ہو کر رہے گی کوئی نہیں جو اسکے پورا ہونے میں روک بن سکے

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لبّ لباب

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں :-

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لبِّ لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الّا اللہ محمّد رّسول اللہ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں۔ جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالمِ گزران سے کوچ کرینگے یہ ہے کہ حضرت سیّدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کو اختیار کرکے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے"۔

(ازالہ اوہام حصّہ اوّل صفحہ ۱۳۷)

یہ ربوہ ہے یا دامنِ طُور ہے

خُدا کی نظر میں جو منظور ہے
جو دُور اُس سے اُس سے خُدا دُور ہے

یہ آزاد بھی ہے یہ مختار بھی
مگر آدمی پھر بھی مجبُور ہے

تجلّی گہہ حُسنِ شیریں مقال
یہ ربوہ ہے یا دامنِ طُور ہے

یہاں قُدسیوں نے بسیرا کیا
یہاں ہر طرف نُور ہی نُور ہے

شب و روز صبح و مسا فکر و ذکر
یہاں زندگی کا یہ دستُور ہے

سُنائیں نے ناہید سے بار بار
وہ نغمہ جہاں جس سے معمُور ہے

عبد المنان ناہید

عُہدوں کی حرص اور سوال کی ممانعت

(از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی الکاشمیری مربی سلسلہ حال مقیم ایبٹ آباد)

دُنیا میں اقتدار نہ چاہنے والوں کے لئے بشارت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان لوگوں کو آخرت میں کامیابی کی بشارت دی ہے جو زمین میں عُلُوّ نہیں چاہتے اور انہی کو متقی بھی قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

تلك الدار الآخرة
نجعلها للذين لا يُريدون
عُلُوًّا في الارض ولا فسادًا
والعاقبة للمتقين ٥
(القصص ع ۹)

ترجمہ:۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بنایا ہے جو زمین میں اونچا ہونے اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے اور عاقبت صرف پرہیزگاروں کے لئے ہے۔

"عُلُوّ کی خواہش" کرنے کا ایک پہلو یہ ہے کہ انسان دوسروں پر سردار بننے اور اقتدار حاصل کرنے کی کوشش کرے یعنی امارتوں، صدارتوں اور قیادتوں کا لالچ کرے تاکہ اسے دوسروں پر حکومت حاصل ہو اور اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ انسان خاکساری اور عاجزی کا طریق اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے۔ کہ آخرت کی کامیابی ان لوگوں کے لئے ہے جو زمین میں عُلُوّ یعنی اونچا ہونا اور حاکم بننا نہیں چاہتے بلکہ عاجزی اور خاکساری کا طریق اختیار کرتے ہیں۔

بدامنیوں کی بنیاد

"انسان کا انسان پر حکومت کرنے کی خواہش" دراصل دُنیا میں تمام بدامنیوں اور فسادوں اور جنگوں کی بنیاد ہے۔ نفس انسانی نے ہمیشہ سے یہ کوشش اور لالچ کی ہے کہ اسے دوسرے انسانوں پر حکومت و اقتدار حاصل ہو اور اسی کے نتیجہ میں ہمیشہ سے فساد اور قتل اور خونریز جنگیں ہوتی رہی ہیں۔ اگر ہم حضرت آدمؑ سے لے کر تا ایں دم بنی نوع انسان کی حکومتوں کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ انسان پر انسان کی حکومت کے ارادوں نے ہی کشمکشوں اور لڑائیوں اور خونریزیوں کی بنیاد ڈالی ہے۔ جب بھی ایک شخص یا گروہ کی حکومت رہی ہے تو دوسرے شخص یا گروہ نے اس حکومت کی جگہ اپنی حکومت قائم کرنے کی ٹھانی۔ پھر جب اس دوسرے گروہ کی حکومت قائم ہوگئی تو تیسرے گروہ نے ان کی حکومت چھیننے اور خود تخت اقتدار پر قبضہ کرنے کی کوشش کی پھر چوتھے گروہ نے اس تیسرے گروہ کی حکومت چھین کر اپنی حکومت قائم کرکے تخت پر قبضہ کرلیا۔ اسی طرح قدیم سے ہوتا چلا آرہا ہے اور اسی اقتدار کی خواہش اور ہوس حکمرانی نے ہمیشہ عوام کو فساد۔ جنگوں۔ لڑائیوں اور بدامنیوں کا شکار بنایا۔ قومیں۔ قبیلے۔ خاندان اور نسلیں تباہ ہوگئیں اور اس وقت بھی دنیا میں ہر ملک میں ہوس اقتدار کی یہ لڑائیاں اور جنگیں ہم مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اس لئے کہیں بھی امن اور سکون موجود نہیں ہے۔

مذہبی جماعتیں

چونکہ تمام بدامنیوں۔ جنگوں اور خونریزیوں کی جڑ اقتدار اور حکومت حاصل کرنے کا لالچ ہے اس لئے جب بھی کوئی خدا کا مامور آیا تو اس نے اپنی جماعت کو توحید اور تقویٰ کی بنیاد پر قائم کیا اور اقتدار اور حکومت کی لالچ سے اپنے متبعین کو منع کیا اور ہدایت کی کہ حکومت و امارت کا لالچ نہ کرو اور نہ اس کیلئے کوشش کرو اور نہ اس کا سوال کرو اور صرف توحید یعنی خدا کی حکومت اپنے نفس پر قائم کرو اور تقویٰ کے راہوں پر گامزن ہو جاؤ۔ قرآن مجید میں متقین صرف انہی لوگوں کو شمار کیا گیا ہے جو زمین میں عُلُوّ (اقتدار) نہیں چاہتے اور انہی کے لئے آخرت کی کامیابی کی بشارت دی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے صحابہ کو یہی ہدایات دیں کہ وہ امارتوں اور حکومتوں کا لالچ نہ کریں اور اپنی تمام کوششیں توحید اور تقویٰ کی بنیاد پر زندگی بسر کرنے میں صرف کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں امارتوں اور حکومتوں کی کوئی کشمکش نہ تھی مگر بعد میں مسلمانوں میں امارتوں اور اقتدار حاصل کرنے کی حرص بڑھتی گئی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمانوں سے ان جھگڑوں کے نتیجہ میں خلافت راشدہ بھی چھن گئی اور اجتماعیت اور امن و سکون بھی جو ایک زمانہ دراز کے بعد حاصل ہوا تھا غارت ہوگیا۔ مسلمانوں نے خلافت کے ختم ہو جانے کے بعد بڑی کوششیں کیں اور قربانیاں دیں کہ پھر وہ خلافت راشدہ قائم ہو مگر دوبارہ وہ اسے قائم نہ کرسکے۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ "عنقریب تم امارتوں کا لالچ کروگے اور یاد رکھو وہ قیامت کے دن رسوائی کا باعث ہوگا"۔ (بخاری) چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خلافت راشدہ کے بعد امارتوں کا لالچ پیدا ہوا اور مسلمانوں میں اختلاف، فساد اور جنگیں ہوئیں اور جماعتی شیرازہ بکھر گیا۔

تیرہ سو سال کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ مسلمانوں میں دوبارہ خلافت قائم ہوئی ہے ہمیں ہر وقت مسلمانوں کی گذشتہ تاریخ پیش نظر رکھ کر امارتوں، صدارتوں اور قیادتوں کے لالچ سے سختی سے بچتے رہنا چاہیئے۔ اور خدا کا یہ ارشاد پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ متقی وہ ہیں جو دُنیا میں عُلُوّ و اقتدار کا لالچ نہیں رکھتے اور انہی کے لئے آخرت کی کامیابی ہے۔ پس اصل چیز تقویٰ اور دین کی خدمت ہے نہ کہ امارتیں اور اقتدار۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے ابوذر! میں تجھے کمزور پاتا ہوں اور مَیں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔ تو دو آدمیوں پر بھی حاکم نہ بن! اور نہ یتیم کے مال کا متولی بن! (مسلم)

ابوذرؓ سے ایک اور روایت ہے کہ مَیں نے پوچھا یا رسول اللہ! لا تستعملنی؟ کیا آپ مجھے کسی علاقہ کا عامل (گورنر۔ حاکم) نہیں بناتے؟ تو آپ نے اپنے ہاتھوں سے میرے کندھوں کو پکڑا، اور فرمایا اے ابوذر! تو کمزور ہے اور حکومت و امارت قیامت کے دن رسوائی کا باعث اور پشیمانی کا موجب ہے۔ سوائے اس شخص کے جو حق کے ساتھ اسے لے اور اس میں جو حقوق اس پر ہیں انہیں ادا کرے۔ (مسلم)

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خود آنحضرتؐ بھی لوگوں پر حاکم بننا بلکہ دو آدمیوں پر بھی امیر یا حاکم بننا پسند نہ فرماتے تھے کیونکہ ابوذر کو فرمایا کہ میں تیرے لئے وہ پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں کہ دو آدمیوں پر بھی حاکم نہ بن۔ اس لئے واضح ہے کہ حکومت و امارت کا لالچ کتنی بُری چیز ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ خدا کے پیغمبر اور خدا کے مامورین امارتوں اور دنیا کے اقتدار کی ہوس سے منہ موڑ کر خدا اور آخرت اور تقویٰ اور عمل صالح کی راہوں پر چلانے کے لئے آیا کرتے ہیں اور اس طرح پُرامن معاشرہ دُنیا میں قائم کر جاتے ہیں جس میں اقتدار کے حصول کی رسہ کشی نہیں ہوا کرتی۔ جیسا کہ دنیوی یا سیاسی جماعتوں میں ہوا کرتی ہے۔

سرداری تقویٰ و صلاحیت کے نتیجے میں خود بخود حاصل ہوتی ہے

اقتدار کوئی ایسی چیز نہیں جس کے پیچھے دوڑنے اور اس کے حصول کی کوشش کی ضرورت ہو بلکہ انسان جب تقویٰ اور دین کی خدمت میں لگ جاتا ہے تو خود بخود لوگ اُس سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ ہمارا امیر بننا منظور فرمالیں اور جب افراد جماعت کسی سے اس طرح امیر بننے کی درخواست کریں تو مفاد جماعت کے پیش نظر اسے قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ گویا صلاحیت اور تقویٰ ہی وہ چیز ہے جس سے متقین کا گروہ خود بخود اسے اپنا امیر و سردار ماننے لگتا ہے۔ بخلاف اس کے اگر خود انسان عُہدوں کی لالچ کرے تو یہ انسانیت کی توہین ہے۔ کیونکہ انسان کو خدا نے اعلیٰ ترقیات کے لئے پیدا کیا ہے اور خدا اسے تقویٰ اور عمل صالح کے ذریعہ بہت اونچا لے جانا چاہتا ہے اور اسے آسمانی بادشاہت جو لازوال بادشاہت ہے کا وارث بنانا چاہتا ہے مگر انسان ہے کہ وہ دنیوی مناصب اور سرداری کے پیچھے دوڑتا ہے جو زوال پذیر ہیں۔ دُنیا میں سب سے اُونچا عہدہ بادشاہت ہے مگر کیا یہ بادشاہت ہمیشہ رہتی ہے؟ بادشاہت آج ہے تو کل نہیں کل ہے تو پرسوں نہیں۔ ایسی زوال پذیر بادشاہت کے لئے زندگیاں صرف کرنا صرف دُنیاداروں ہی کا کام ہو سکتا ہے جو تقویٰ اور آخرت کی کامیابی کی اہمیت نہیں سمجھتے۔ پس متقی وہ ہے جو عُہدوں پر نہیں گرتا بلکہ عُہدے اس پر گرتے ہیں۔ یعنی وہ عہدے نہیں چاہتا۔ بلکہ عہدے اس کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔

(باقی)

"جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہیئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز؟ جب تک مغز پیدا نہ ہو۔ ایمان محبت، اطاعت، بیعت، اعتقاد، مریدی، اسلام کا مدعی سچا مدعی نہیں ہے۔ یاد رکھو کہ یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔"

(حضرت مسیح موعودؑ)

ISLAMS OF AHMAD.
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اُردو اشعار کا انگریزی منظوم ترجمہ
مترجم صوفی عبد القدیر نیاز ــــ زیر طبع ــــ الناشر ــــ ریویو آف ریلیجنز ربوہ

انصار اللہ ربوہ کے لئے

سالانہ اجتماع کے متعلق ذمہ داری پوری کریں!

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع اپنی شاندار روایات کے مطابق اس سال اکتوبر کے آخر میں منعقد ہو رہا ہے۔ توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سالوں سے زیادہ مہمان اس سال تشریف لائیں گے۔ مہمانوں کی مہمان نوازی سب سے زیادہ آپ پر فرض ہے۔ آپ لوگوں نے دو سال سے یہ فیصلہ کر رکھا ہے۔ کہ کم از کم مہمانوں کی خوراک کا انتظام آپ کریں گے۔ اس لئے ربوہ کے انصار اللہ کے لئے سالانہ اجتماع کے چندہ کی شرح تین روپے فی رکن ہے۔ اب اجتماع قریب آرہا ہے۔ آپ اپنا فرض پورا کیجئے۔ اور پورا چندہ ادا کر دیجئے۔ تاکہ بروقت انتظامات کئے جاسکیں۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

زعماء کرام انصار اللہ فوری توجہ فرمائیں

سالانہ اجتماع کے انعقاد کے ان گنت فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس موقعہ پر سال رواں کی مساعی کا گذشتہ سالوں کے تقابل سے ترقی رفتار کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اگر کوئی کمی محسوس ہو تو آنے والے نئے سال میں اس کمی کو پورا کیا جاتا ہے تاکہ قدم تیز سے تیز تر ہوتا چلا جائے۔ مگر یہ مقصد صرف اسی صورت میں پیدا ہو سکتا ہے کہ کسی شعبہ کے کام کے اعداد و شمار معین شکل میں سامنے آجائیں گے ماہوار رپورٹوں میں سے اکثر اس معیار پر پوری نہیں اُترتیں اور بعض مجالس کی طرف سے سرے سے رپورٹیں موصول ہی نہیں ہوئیں۔ لہٰذا میری استدعا ہے کہ کچھ وقت اس کار خیر کے لئے وقف فرمائیں اور قیادتِ ایثار کے سلسلہ میں سارے سال کی مساعی کی روشنی میں ایک سالانہ رپورٹ تیار کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ رپورٹ ۱۰ر اکتوبر تک ہر صورت مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔ جزاکم اللہ (قائد ایثار)

مجالس انصار اللہ کیلئے ضروری اعلان

امسال انصار اللہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز ۳۰-۳۱ دسمبر نومبر ۱۹۶۴ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ حسب سابق انشاء اللہ اجتماع کے موقعہ پر ورزشی مقابلہ جات کا پروگرام بھی ہوگا۔ کھیلوں میں والی بال۔ رسہ کشی اور دوڑوں کے مقابلے شامل ہیں۔ جو مجالس ان مقابلہ جات میں حصہ لینا چاہتی ہوں وہ بیس اکتوبر تک اپنی اپنی ٹیم کے نام بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نائب قائد ذہانت و صحت جسمانی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

شکریۂ احباب

میرے محترم والد شیخ فضل قادر صاحب مرحوم کی وفات کے موقعہ پر لاتعداد بزرگوں۔ بھائیوں۔ دوستوں نے تاروں اور خطوط کے ذریعہ اور خود تشریف لاکر بھی ہمارے غم میں شرکت فرمائی۔ بہت سے غیر از جماعت احباب بھی ہمارے اس صدمہ کے موقعہ پر اظہار افسوس کیلئے تشریف لائے۔ خاکسار فرداً فرداً بھی سب احباب کے خطوط اور تاروں کا اپنے خاندان کی طرف سے شکریہ ادا کرے گا۔ لیکن اس موقعہ پر جملہ احباب کرام کا بذریعہ اخبار الفضل اپنے جملہ افراد خاندان کی طرف سے دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہت بہت جزائے خیر عطا فرمادے۔ آمین

(شیخ نور الحق محلہ دارالبرکات ربوہ)

پتہ مطلوب ہے مکرم چوہدری عبد الکریم صاحب بی۔ اے جو پہلے سیکرٹریٹ لاہور میں ملازم تھے اُن کے موجودہ پتہ کی فوری ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو اُنکا موجودہ ایڈریس معلوم ہو یا چوہدری عبد الکریم صاحب اس اعلان کو پڑھیں تو نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ)

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع اور ہمارا فرض

ہمارا اجتماع ایک قومی اجتماع ہے۔ اس میں ہر خادم کو خود شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا وہ اپنی زندگیوں کو اسلامی رنگ میں ڈھالنے کیلئے عملی تربیت حاصل کر سکیں۔ پس قائدین مجالس کوشش کریں کہ وہ ذاتی طور پر اجتماع میں شامل ہوں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو اپنے ہمراہ لائیں۔ اگر کسی جائز مجبوری کے باعث کوئی قائد مجلس خود شامل نہ ہوسکے تو اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندے بھجوائے۔ کوئی مجلس ایسی نہیں ہونی چاہیئے جس کی اجتماع میں نمائندگی نہ ہو۔ قائدین اضلاع و علاقائی سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کی مجالس کی پوری پوری نگرانی کریں۔ کہ وہ اجتماع کے سلسلہ میں مرکزی ہدایات کی مکمل تعمیل کریں۔ (مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نمائش بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

امسال سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے موقع پر ایک نمائش لگانے کا انتظام کیا جارہا ہے۔ جس میں خدام کے ہاتھ کی بنی ہوئی اشیاء کی نمائش کی جائے گی۔ تاکہ خدام میں ہاتھ سے کام کرنے کی ترغیب پیدا ہو۔ اسلئے قائدین و زعماء حضرات سے التماس ہے کہ اپنی اپنی مجلس کے خدام کے ہاتھ کی بنی ہوئی کچھ اشیاء اجتماع کے موقع پر ضرور ساتھ لیتے آئیں۔ تاکہ انہیں بھی نمائش میں شامل کر دیا جائے۔ یہ اشیاء اجتماع کے اختتام پر انہیں واپس کر دی جائیں گی۔ لیکن اگر انہیں وہ بطور تحفہ مرکز کو دینا چاہیں تو شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیں گی۔

(مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

مورخہ ۱۹/۹/۶۴ بروز ہفتہ جہلم میں مکرم کیپٹن حاجی احمد خان صاحب ایاز ایڈووکیٹ کھاریاں کے دو صاحبزادوں برادرم یوسف ایاز صاحب و برادرم عادل ایاز صاحب کے نکاح کے اعلان کئے گئے۔ برادرم یوسف ایاز صاحب کا نکاح عزیزہ فرخندہ ساجدہ صاحبہ بنت محترم سیٹھی محمد اسحاق صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ سات ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا۔ اور برادرم عادل ایاز صاحب کا نکاح عزیزہ زاہدہ پروین صاحبہ بنت محترم سیٹھی محمد اسحاق صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ سات ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا۔ ان ہر دو نکاحوں کا اعلان محترم مولوی عبد المغنی خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع جہلم نے فرمایا۔

دوسرے دن ۲۰/۹/۶۴ کو محترم کیپٹن حاجی احمد خان ایاز صاحب نے نہایت وسیع پیمانہ پر دعوتِ ولیمہ پر احباب کو مدعو کیا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر دو خاندان کے لئے خیر و برکت کا موجب بنا دے۔ آمین (مرزا محمد لطیف جہلم)

درخواستہائے دُعا

● حاجی امیر عالم صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ آزاد کشمیر چھ ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ ● مکرم حکیم نظام جان صاحب کی اہلیہ صاحبہ کاربنکل کے پھوڑے اور بعض دیگر عوارض کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ ● مکرم خلیل الدین احمد صاحب اڑیسہ (بھارت) زندہ رہنے والی نیک اولاد نرینہ کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔ ● محمد رشید صاحب تین ماہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں ● کیپٹن سید سعید احمد صاحب لاہور۔ اور محمد مدد علی صاحب کراچی چند پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ ● مکرم محمد شفیع صاحب گوجرانوالہ دو مقدموں میں ماخوذ ہیں۔ ● مرزا عبد الرحیم صاحب آف دراین ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب بغرض تعلیم انگلستان روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب ان سب دوستوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بیماروں کو شفا بخشے اور دیگر مختلف قسم کی پریشانیوں میں مبتلا ہونے والوں کی پریشانیاں دُور فرمائے اور اپنی حفاظت میں رکھے۔

انصار اللہ کے مرکزی اجتماع میں نوجوان بھی کثرت سے شریک ہوتے ہیں (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

✱ واشنگٹن یکم اکتوبر۔ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے دعوی کیا ہے کہ چین عنقریب پہلا ایٹمی تجربہ کرے گا۔ لیکن اس تجربہ کا مطلب یہ نہیں ہے کہ چین کے پاس ایٹمی اسلحہ کا ذخیرہ موجود ہے چونکہ چین کے پاس ایٹمی ایندھن کا کوئی ذخیرہ موجود نہیں اور نہ کانگو یا کسی دوسرے ملک سے لیے یورینیم ملی ہے اس لئے اندازہ ہے کہ اسے ایٹمی ہتھیاروں کا ذخیرہ کرنے میں بڑا عرصہ لگے گا۔ اور ان ہتھیاروں کو پھینکنے کے لئے اعلیٰ اور ترقی یافتہ آلات تیار کرنے کا مرحلہ اس سے کہیں دور ہے۔ مسٹر ڈین رسک نے کہا کہ فنی اعتبار سے چین زمین دوز ایٹمی دھماکہ نہیں کر سکتا اور اسے اپنا تجربہ فضا میں کرنا پڑے گا۔ امریکہ کڑی نگرانی کر رہا ہے جیسے ہی چین ایٹمی تجربہ کرے گا۔ ایٹمی اجزا فضا میں بکھر جائیں گے اور انہیں فوراً اس دھماکے کا پتہ چل جائے گا۔ وہ نہ صرف امریکی عوام کو بلکہ ساری دنیا کو اس کی اطلاع کر دیں گے۔

✱ لندن۔ یکم اکتوبر۔ ڈین رسک بیان پر دو برطانوی اخبارات نے تبصرہ کیا ہے لبرل جماعت کا حامی اخبار گارڈین لکھتا ہے کہ اگر چین کے لیڈروں کی خواہش ہوتی تو وہ آج سے دو برس قبل ہی اٹیم بم تیار کر چکے ہوتے لیکن انہوں نے اس لئے یہ قدم نہیں اٹھایا کیونکہ اس طرح ہندوستان مغربی ملکوں سے ایٹمی اسلحہ کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

آزاد اخبار دی ٹائمز لکھتا ہے کہ روس کے ساتھ چین کے نظریاتی اختلاف کی بنا پر افریقہ اور ایشیا میں دونوں کمیونسٹ ملکوں کے درمیان ایک شدید کشمکش شروع ہو گئی ہے نفسیاتی اعتبار سے چین یہ محسوس کرتا ہے کہ اگر اس نے اٹیم بم تیار کر لیا۔ تو اس سے اس کی پوزیشن بڑی مضبوط ہو جائے گی۔

✱ نیویارک۔ یکم اکتوبر۔ دی نیو یارک ٹائمز نے اس خبر پر کہ چین نے اٹیم بم بنا لیا ہے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کے نتائج بڑے دور رس ہوں گے۔ اخبار نے اپنے اداریے میں لکھا ہے کہ فرانس نے آج سے پانچ برس قبل پہلا ایٹمی دھماکہ کیا تھا لیکن ابھی تک اس کا شمار بڑی ایٹمی طاقتوں میں نہیں ہوتا لیکن سیاسی اور پروپیگنڈا دونوں اعتبار سے چین کا ایٹمی دھماکہ مہلت ثابت ہوگا۔

✱ پیکنگ۔ یکم اکتوبر۔ چین کے قومی دن کی پندرھویں سالانہ تقریبات میں پاکستان کے وفد کے لیڈر خان عبدالصبور خان نے بتایا کہ وہ چین کے لیڈروں اور عوام کے نام صدر ایوب کی جانب سے مبارکباد کا پیغام لائے ہیں۔

خان صبور نے کہا شنگھائی اور پیکنگ میں میرے وفد کا جو شاندار استقبال ہوا ہے اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں چین کے لیڈروں اور عوام کے لئے پاکستان میں خیر سگالی اور احترام کے گہرے جذبات پائے جاتے ہیں۔

✱ لندن۔ یکم۔ اکتوبر۔ العفور (ڈبر کشائر) میں ماہرین آثار قدیمہ نے ایک انسانی ڈھانچہ دریافت کیا ہے جو لوہے کے دور سے تعلق رکھتا ہے۔

✱ اسٹاک ہالم۔ یکم اکتوبر۔ بھارت اور سویڈن کے درمیان تین کروڑ ساٹھ لاکھ سویڈش کرونر کا معاہدہ ہوا۔ اس رقم میں سے ایک کروڑ بیس لاکھ مال کی شکل میں امداد اور دو کروڑ چالیس لاکھ زر نقد کی شکل میں قرضہ ہوگا۔ مال کی شکل میں جو امداد دی جائے گی اس میں آٹھ ہزار ٹن کتابی کاغذ ہوگا۔

✱ کراچی۔ یکم اکتوبر۔ پیرس کے بعض بھارتی پارلیمنٹ کے ایوان بالا میں اس بات پر بحث ہوئی۔ امریکی محکمہ خارجہ نے دورہ روس کے دوران بھارتی صدر رادھا کرشنن کی بعض تقریروں پر بنیہ طور پر اعتراض کیا ہے۔ راجیہ سبھا کے کمیونسٹ ممبر بھوپیش گپتا نے نئی دہلی کے ایک اخبار کی اطلاع کے بارے میں سرکاری بیان کا مطالبہ کیا۔ جس کے مطابق امریکی محکمہ خارجہ نے بھارتی صدر کی بعض تقریروں پر اعتراض کیا ہے مسٹر گپتا نے کہا اگر امریکی محکمہ خارجہ نے صدر بھارت کی تقریر کا مکمل متن طلب کیا ہے تو یہ ایک غیر معمولی بات ہے اور ہمارے صدر کی توہین کے مترادف ہے چیئرمین مسٹر ذاکر حسین نے کہا کہ وہ یہ بتانے کی پوزیشن میں نہیں ہیں کہ آیا یہ خبر صحیح ہے یا نہیں تاہم وہ مسٹر گپتا کی خواہش سے حکومت کو مطلع کر دیں گے۔ بعد ازاں ایک سرکاری ترجمان نے اس خبر کی تردید کر دی کہ امریکی حکومت نے صدر رادھا کرشنن کی تقریروں کے مکمل متن طلب کئے ہیں۔

✱ واشنگٹن۔ یکم اکتوبر۔ امریکی سینیٹ نے موجودہ مالی سال کے لئے ۳ ارب ۳۰ کروڑ ڈالر کی رقم دوسرے ملکوں کو امداد دینے کے لئے منظور کی ہے۔

✱ لائلپور۔ یکم اکتوبر۔ صوبائی وزیر خزانہ اور مغربی پاکستان اسمبلی کے قائد ایوان شیخ مسعود صادق نے اعلان کیا ہے کہ صدر ایوب کو آئندہ انتخابات میں مغربی پاکستان سے پچاس سے نوے فیصد تک ووٹ حاصل ہوں گے، محترمہ فاطمہ جناح ان کا مقابلہ نہیں کر سکتیں وہ قائداعظم کی بہن ہونے کی وجہ سے ہمارے لئے محترم ہیں لیکن انہوں نے آج تک قوم کے لئے تعمیری کام نہیں کیا۔

✱ کراچی۔ یکم اکتوبر۔ متحدہ اپوزیشن کی رہبر کمیٹی کے رکن مسٹر محمود الحق عثمانی کے اعلان کے مطابق محترمہ فاطمہ جناح ۳ اکتوبر کی بجائے ۴ اکتوبر کو صبح ۸ بجکر چالیس منٹ پر لاہور پہنچیں گی۔ اور اسی روز شام کو باغ بیرون موچی دروازہ میں جلسہ عام سے خطاب کریں گی۔ محترمہ فاطمہ جناح یکم اکتوبر کو کراچی سے مغربی پاکستان کے ایک ہفتہ کے دورہ پر روانہ ہوں گی۔

✱ کوئٹہ یکم اکتوبر۔ مغربی پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کی زیلی پاک سیمنٹ فیکٹری حیدر آباد میں مزید دو بھٹے قائم کرنے کا ابتدائی کام شروع ہو گیا ہے۔ تاکہ ملک میں سیمنٹ کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کیا جا سکے۔ دو مزید بھٹے قائم کرنے سے فیکٹری میں چھ بھٹے ہو جائیں گے پانچواں اور چھٹا بھٹہ روزانہ ایک ہزار ٹن سیمنٹ پیدا کرے گا ۱۹۶۶ء کے آخر میں مزید دو بھٹوں کے قیام پر سیمنٹ کی کل پیداوار تین ہزار چھ سو ٹن ہو جائے گی اس وقت فیکٹری کے چار بھٹوں کی پیداوار ایک ہزار چھ سو ٹن ہے۔ ان دو بھٹوں کے قیام پر ۷ کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ صرف ہوگا جس میں ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ کا زر مبادلہ ہوگا۔

شیخوپورہ کے احباب!

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب مین بازار شیخوپورہ سے حاصل کریں (مینیجر)

نظام ہضم کی درستی اور طاقت کیلئے سریع التاثیر دوا

خوشبودار — تریاق جگر — خوش مزہ

فولاد کا نہایت مفید مرکب

جگر کی خرابی بڑھی ہوئی تلی انتڑیوں کی کمزوری اور ضعف معدہ کے لئے بارہا کا مجرب۔ تبخیر معدہ درد معدہ۔ بدہضمی نفخ ریاح پیٹ درد دائمی قبض۔ پیٹ کے کیڑوں کے دور کرنے کے لئے۔ زیادتی خون کی کمی اور دبلا پن رحم کی کمزوری کو دور کرنے کا اکسیر ہے۔ کورس قیمت ۵/- روپیہ لمبی بیماری والے جوابی چٹھی کے ذریعہ مشورہ مفت حاصل کریں۔

احمدیہ دواخانہ۔ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

نور کاجل لاہور میں

لاہور کے احباب کے اصرار پر ان کی سہولت کیلئے نور کاجل شفا میڈیکو چوک میو ہسپتال لاہور سے مل سکے گا دوسرے شہروں میں جو دوست نور کاجل کی ایجنسی لینا چاہیں وہ ہم سے خط و کتابت کریں معقول کمیشن دیا جائے گا۔

مینیجر۔ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ۔ ربوہ

ٹنڈر نوٹس

محکمہ تعمیرات عامہ (بی۔ اینڈ۔ آر) کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے جنہوں نے ۱۹۶۴ء کی فیس جمع کرائی ہوئی ہے مورخہ ۱۲/۱۰/۶۴ء بوقت ۱۱ بجے صبح کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے سر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔
مزید تفصیلات دفتر ہذا سے ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر شمار	تفصیل کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	مدت
۱	۸/۱ ۳×۸/۱ ۳ گیج ماڑی انڈس بجری کی ریت دیگوں میں مختلف سٹیشنوں کو سپلائی ۱۔ الیف او آر جھنگ صدر (۲) الیف او آر خیبڈ (۳) الیف او آر شورکوٹ (جھنگ پراونشل سب ڈویژن)	۹۵۰۰۰/- روپے	۱۹۰۰/-	۹ ماہ
	(۱) الیف او آر چنیوٹ (۲) الیف او آر جھنگ صدر (جھنگ کنسٹرکشن سب ڈویژن)	۸۵۰۰۰/- روپے	۱۷۰۰/-	۹ ماہ

دستخط ایگزیکٹو انجینئر پراونشل ڈویژن جھنگ

تریاق اٹھرا مرض اٹھرا کی مشہور اور میعاد کا آب دوا خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۵/- روپے

اللہ تعالیٰ کا وجود بڑا دیدہ زیب ہے اور وہ زیبائش کو ہی پسند کرتا ہے

تم اپنے اندر زیبائش پیدا کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا

ربوہ کو صاف ستھرا رکھنے اور خوبصورت بنانے سے متعلق حضور ایدہ اللہ کا ایک اہم ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ربوہ کے شہر کو صاف ستھرا رکھنے اور اسے خوبصورت بنانے کے سلسلہ میں مورخہ ۲ر دسمبر ۱۹۵۵ء کو بعض اہم ہدایات دی تھیں ان ہدایات کا ایک حصہ افادۂ عام کی غرض سے ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ حضور نے فرمایا:-

"شہر کی صفائی کی طرف توجہ کرو اور پھول اور سبزیاں اگاؤ۔ جن لوگوں نے گھروں میں درخت لگائے ہوئے ہیں انہیں دیکھ کر دل بڑا خوش ہوتا ہے۔ گلی میں سے گذریں تو لہلہاتے درخت نہایت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اصل میں یہ کام میونسپل کمیٹی اور لوکل انجمن کا ہے۔ اگر سارے مل کر کوشش کریں تو وہ شہر کو دلہن بنا سکتے ہیں۔ اور اگر ایسا ہو جائے تو باہر سے آنے والے یہاں سے خوشگوار اثر لے کر جائیں گے۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی چھوٹی باتوں میں کتنے بڑے نکات بیان فرمائے ہیں۔ احادیث میں آتا ہے آپ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ۔ اللہ تعالیٰ خود بھی خوبصورت ہے اور وہ خوبصورتی کو پسند بھی کرتا ہے۔ اب یحب الجمال کے یہ معنے تو نہیں کہ انسان کے ناک، کان، ہاتھ اور آنکھیں خوبصورت دکھائی دیں۔ یہ چیزیں تو انسان آپ بناتا ہی نہیں یہ تو خدا تعالیٰ ہی بناتا ہے۔ اس لئے یحب الجمال سے وہ خوبصورتی مراد نہیں جو خدا تعالیٰ بناتا ہے بلکہ اس سے مراد وہ خوبصورتی ہے جو ہمارے اختیار میں ہے اور وہ صفائی ہے ہر چیز کو نفاست سے رکھنا اور ہر چیز کو سلیقہ سے رکھنا یہی وہ جمال ہے جو ہم خود بناتے ہیں ورنہ ناک، کان، ہاتھ اور آنکھیں تو نہ ہم بناتے ہیں اور نہ ان میں سے کوئی اور بناتا ہے ان کو بنانے والا تو خود خدا تعالیٰ ہے اس لئے اگر یہ اچھے ہیں تو ہماری کوئی خوبی نہیں اور اگر اچھے نہیں تو ہمارا کوئی گناہ نہیں۔ لیکن اپنے گھر کے سامنے صفائی رکھنا تو ہماری اپنی خوبی ہے۔ سبزہ، درخت اور پھول لگانے تو ہماری خوبی ہیں۔

اب بھی جب میں تصور کرتا ہوں تو یورپ کا نظارہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے ہر گھر میں دروازوں کے آگے چھجے بنے ہوئے ہیں اور ان پر گملوں میں بھری ہوئی مٹی پڑی ہے اور اس میں پھول لگے ہوئے ہیں۔ جس گلی میں سے گزرو پھول ہی پھول نظر آتے ہیں اور سارا شہر ایک گلدستے کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ ربوہ بھی اسی طرح بنایا جا سکتا ہے بڑی محنت کی ضرورت نہیں تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے اس سے بیوی بچوں کو باغبانی کا فن بھی آجاتا ہے، صحت بھی اچھی ہو جاتی ہے اور کچھ آمد کی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے مثلاً گھروں میں خربوزے ککڑی اور دوسری چیزیں لگا دی جائیں تو خوبصورتی کی خوبصورتی نظر آئے گی صحت بھی اچھی رہے گی۔ اور کھانے کو ترکاری بھی مل جائے گی جو یہاں نصیب نہیں۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ یورپ کا ڈاکٹر بھی کہتا ہے کہ سبزیاں کھاؤ اور پاکستان کا ڈاکٹر بھی کہتا ہے کہ سبزیاں کھاؤ مگر پاکستان میں سبزیاں نہیں ملتیں اگر لوگ گھروں میں سبزیاں لگانے لگ جائیں اور سبزیاں کھانے کی عادت ڈال لیں تو اس سے ان کی صحت میں بھی ترقی ہوگی اور پھر جو شخص گھروں میں سبزیاں لگائے گا اور اسے سبزی کھانے کی عادت ہوگی وہ دکاندار سے بھی اصرار کرے گا کہ سبزیاں لاؤ۔ اور دکاندار آگے زمینداروں سے اصرار کرے گا کہ تم سبزیاں اگاؤ اس طرح ملک میں سبزیاں کاشت کرنے کا رواج عام ہو جائے گا۔

پس تم شہر کو خوبصورت بناؤ تا تمہارے دل بھی خوبصورت ہو جائیں۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس کا کس قدر خیال تھا آپ نے فرمایا لوگو نماز میں تم اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو اگر تم صفیں سیدھی نہیں کرو گے تو تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ اب صفیں سیدھی رکھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ دور سے دیکھنے والے کو صفیں خوبصورت معلوم ہوں پس اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ سے مراد زیبائش ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وجود بڑا دیدہ زیب ہے اور وہ زیبائش کو ہی پسند کرتا ہے سو تم اپنے اندر زیبائش پیدا کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔ اور تمہاری مدد کرے گا۔ پس تم شہر کو خوبصورت بنانے کی کوشش کرو۔"

تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے کی کم از کم شرح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مارچ ۴۷ء سے چندہ تحریک جدید کی کم از کم شرح پانچ روپیہ سے بڑھا کر دس روپیہ مقرر فرما دی ہے۔ دس روپیہ سے کم وعدہ کرنے والے مجاہدین اپنے وعدوں پر نظر ثانی فرمائیں اور اپنے عمل سے اپنے اخلاص اور جذبہ اشاعت اسلام کا ثبوت دیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی سالانہ تقریب

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی سالانہ تقریب کے سلسلہ میں مورخہ ۳۰/۹/۶۲ء سے روزانہ ورزشی اور علمی مقابلے ہو رہے ہیں۔ آج مورخہ ۲ر اکتوبر ۶۲ء کو ½۳ بجے سہ پہر گراؤنڈ صدر انجمن احمدیہ میں فائنل مقابلے ہوں گے جس میں والی بال، ڈنڈ بال، رسہ کشی اور کبڈی کے شاندار میچ کھیلے جائیں گے۔ احباب تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

اسی طرح اطفال الاحمدیہ کے مقابلے بھی ہو رہے ہیں مورخہ ۳/۱۰/۶۲ء بروز بدھ جلسہ عام ہوگا۔ جس میں تقسیم انعامات کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ خطاب فرمائیں گے یہ اجلاس گول بازار کے کھلے میدان میں ہوگا۔

(مہتمم مقامی)

مجالس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ کا سالانہ اجتماع

مجالس انصار اللہ ضلع سیالکوٹ کا سالانہ تربیتی اجتماع مورخہ ۱۰ و ۱۱ر اکتوبر کو سیالکوٹ شہر میں منعقد ہو رہا ہے مرکز کی طرف سے بعض علماء کرام کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھی اس میں شمولیت فرمائیں گے۔ قرب وجوار کی مجالس انصار اللہ کے اراکین زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔

[redacted]

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے"

—ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

(افسر خزانہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک ایم ایس سی فزکس کی ضرورت ہے ایسے امیدوار درخواست بھجوائیں جو فرسٹ یا ہائی سیکنڈ کلاس ہوں جن اصحاب کو ایم ایس سی فزکس کے نتیجہ کا انتظار ہے وہ بھی درخواست بھجوا سکتے ہیں (پرنسپل)